شریعت نعمت اور فرقان کسے کہتے ہیں۔

اس کتاب کے تین حصے ہیں۔

1۔۔شریعت کسے کہتے ہیں (حصہ اول)

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے

2۔۔نعمت کسے کہتے ہیں (حصہ دوم)

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے

3۔فرقان کسے کہتے ہیں۔(حصہ سوم)

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے

(۔حصہ اول)

شریعت کسے کہتے ہیں۔

اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے

خواتین وحضرات

مجھے پورے قرآن پاک میں شریعت کے حوالے سے صرف چند جگھوں میں سے یہ آیات ملی ہیں ۔میں حیران ہوں کہ یہ فرقہ پرستوں کے اس قدر خلاف ہیں۔کہ شرعیت شریعت کے نعرے لگانے والے اس شریعت کی دھجیاں اُڑا رہے ہیں۔شریعت کا اصل مطلب ہے فرقہ نہ بنانا۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا۔جو بھی فرقہ بناتا ہے وہ مشرک ہے۔قرآن پاک کے مطابق یہ مشرک ہمارے ساتھ کون سی شریعت کی بات کرر ہے ہیں۔کیونکہ قرآن پاک کے مطابق تو یہ مشرک ہیں اور سورہ انعام کی آیت 159 کے مطابق فرقہ بنانے والوں کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

خواتین وحضرات

جب یہ لوگ خود مشرک ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کا رسول ﷺ کے ساتھ تعلق ختم کر دیا ہے۔تو ایسے مرتد لوگوں کی شریعت کس طرح ہم پر نافذ کی جائے گی۔خدانخواستہ اگر ہم نے اسے قبول کرلیا تو اُن کے ساتھ ساتھ پھر تو ہم بھی مشرک بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

قرآن پاک کی طرف چلتے ہیں

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بس ایک ہی وصیت ہے۔ کہ فرقہ نہ بنانا۔ اور اس کو شرع کہتے ہیں۔ اور یہ وصیت اللہ تعالیٰ نے سب رسولوں کو کی۔ جو فرقہ پرستوں کو بہت ناگوار ہے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کو شرع کہتے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ یعنی شرع مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔ یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کردیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وصیت کی۔ کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔ اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بلایا۔ مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔ اور وہ دین میں فرقے بنالیتے ہیں۔ اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔ اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔ اور فرقے بنالیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔ کہ فرقے نہیں بنانے۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی طرف آجانا۔ ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کردیتا ہے۔

فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔ بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کردیتا ہے۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔ یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔ تو ہم ہدایت حاصل نہ کرسکیں گے۔ اور مشرک مریں گے۔

خواتین وحضرات!

اب ان آیات کو تفصیل سے دکھانا چاہوں گی۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 تا 16۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کی ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا۔ یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کردیتا ہے۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اسی کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔ اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کرلیا گیا ہے۔ ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہیں بنانا۔ یہی دین پہلے دوسرے رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم یعنی قرآن پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔

آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

سورہ الجاثیہ۔آیت 16 تا 20۔پارہ نمبر 25

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور نبوت اور حکم دیا۔اور ان کو پاکیزہ رزق عطاء کیا اور ان کو تمام جہان والوں پر فضلیت دی۔اور ہم نے ان کو دین کے واضح احکام دیے۔پھر انہوں نے علم آ جانے کے بعد آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔بے شک آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے فیصلہ کر دے گا۔پھر ہم نے آپ ﷺ کو شریعت کا حکم دیا۔بس آپ اُس کی اطاعت کرتے رہیں اور ان لوگوں کو خواہشوں کی اطاعت نہ کریں جو علم نہیں رکھتے۔بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔اور بیشک ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ پرہیزکاروں کا دوست ہے۔یہ قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہے۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل نے اختلاف کیا۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں اختلاف کیا۔اب یہ قرآن پاک ہمارے لیے شریعت کے احکام لائی ہے اس قرآن کی اطاعت کریں اور ان لوگوں کے خواہش کی اطاعت نہ کریں جو قرآن پاک کا علم نہیں رکھتے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔یقیناً پرہیزگاروں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے جو قرآن کو ہدایت اور رحمت سمجھتے ہیں ان لوگوں کا نام پرہیزگار ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا دوست ہے۔قرآن لوگوں کے لیے آنکھیں ہے۔اور جو لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ المائدہ آیت 48 پارہ 6

اور ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب نازل کی ہے۔جو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔جو اس سے پہلے تھیں۔اور ان کی محافظ ہے۔بس آپ ﷺ ان احکام کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔جو اللہ تعالیٰ نے نازل کئے ہیں اور اس سچائی کو چھوڑ کر جو آپ کے پاس پہنچ چکی ہے۔ان لوگوں کے خواہشات کی اطاعت نہ کریں۔تم میں سے ہر ایک اُمت کے لیے ہم نے ایک شریعت اور طریقہ مقرر کیا ہے۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ایک اُمت بنا دیتا۔لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔کہ اُس نے جو کتاب تمھیں دی ہے۔اس میں تمھاری آزمائش کرے۔بس نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھو۔آخر تم سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں ان باتوں کے بارے میں بتائے گا۔جن کے بارے میں تم اختلاف کرتے تھے۔

سورہ شوریٰ۔آیت 21۔پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنھوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع مقرر کر دی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں فرقہ بنانے والے لوگوں کی بات ہو رہی ہے کہ یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنھوں نے دین کی ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

سورہ المائدہ آیت 43 پارہ 6

اور وہ آپ ﷺ کو کیسے منصف بنا رہے ہیں۔حالانکہ اُن کے پاس تورات موجود ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے۔پھر وہ اس کے بعد پھر جاتے ہیں۔اور یہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اُن لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔جو تورات کے ہوتے ہوئے رسول ﷺ کو حاکم بنا رہے ہیں۔منصف بنا رہے ہیں۔ایسے لوگوں کے بارے میں

اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ ہمارے پاس قرآن پاک موجود ہے۔ ہم کس طرح فرقوں کو اپنا منصف بناتے ہیں۔ حاکم بناتے ہیں۔ اس لیے کہ ہم ایمان والے نہیں ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ کتاب منصف ہوتی ہے۔ جو رسول لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔

سورہ حج آیات 68 تا 72 پارہ 17

ہر اُمت کے لیے ہم نے ایک طریقہ مقرر کر دیا۔ جس پر وہ چلتے ہیں بس وہ آپ سے اس حکم میں نہ جھگڑیں ۔ اور آپ ﷺ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں۔ بیشک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں۔ اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں۔ تو کہہ دیجیے کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کر دے گا۔ جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ یہ سب باتیں کتاب میں درج ہیں َبیشک یہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے۔ اور وہ بندگی کرتے ہیں اُس کے سوا دوسروں کی۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں نازل کی۔ اور نہ ہی اُنہیں اس کا کوئی علم ہے۔ اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔ اور ان کو جب ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں۔ تو آپ ان کے چہروں پر ناراضگی دیکھتے ہیں۔ قریب ہوتے ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کر دیں۔ جو ان کو ہماری آیات سناتے ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ کیا اس سے زیادہ ناگوار تمھیں بتاؤں۔ وہ آگ ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے کافر وں یعنی نافرمانوں سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کافر وں یعنی نافرمانوں کا رویہ دکھایا گیا ہے۔ جو قرآن پاک کی سچائی میں اختلاف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔

ہر اُمت کے لیے ہم نے ایک طریقہ مقرر کر دیا۔ جس پر وہ چلتے ہیں بس وہ آپ ﷺ سے اس حکم میں نہ جھگڑیں َاور آپ ﷺ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں۔ بیشک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں۔ اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں۔ تو کہہ دیجیے کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کر دے گا۔ جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔

خواتین وحضرات

ہر امت کے لیے ایک ہی شرع ہوتی ہے۔ یعنی ایک ہی طریقہ ہوتا ہے۔ جس پر وہ چلتے ہیں بس وہ آپ سے اس حکم میں نہ جھگڑیں۔ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ بیشک یہ رسول ﷺ کا سیدھا راستہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ یہ سب باتیں کتاب میں درج ہیں۔ َبیشک یہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے۔ اور وہ بندگی کرتے ہیں اُس کے سوا دوسروں کی۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں نازل کی۔ اور نہ ہی اُنہیں اس کا کوئی علم ہے۔ اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔ اور ان کو جب ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھ کر سنائی جاتیں ہیں۔ تو آپ ﷺ ان کے چہروں پر ناراضگی دیکھتے ہیں۔ قریب ہوتے ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کر دیں۔ جو ان کو ہماری آیات سناتے ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ کیا اس سے زیادہ ناگوار تمھیں بتاؤں۔ وہ آگ ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آج بھی فرقہ پرستوں کو قرآن پاک سے کوئی آیت دکھا جائے جو فرقہ واریت کے خلاف ہو۔ تو ان کو بھی آگ لگ جاتی ہے۔ ایسے ہی کافروں کے لیے رسول ﷺ کا جواب ہے آگ۔ جس میں ان بدبختوں کی رہائش ہوگی۔

(حصہ دوم)
نعمت کسے کہتے ہیں
اس کا جواب اور تفسیر قرآن پاک سے

سورہ المائدہ آیت 3 کا پہلا حصہ پارہ 6

آج ہم نے تمھارے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام یعنی فرمابرداری کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہو گیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔ قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔ کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا ہے۔ قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا۔ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔ اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔ اس کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت ہمیں مشرک بنا دے گی۔ کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔ اور نام نہاد مفسروں کی وجہ سے فرقے بنتے ہیں۔ جب کہ مکمل دین قرآن پاک میں موجود ہے۔ جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔ لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ ہمارا دین مکمل ہے۔ اور جو کہتا ہے ک قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔ وہی کافر ہے۔ وہی مرتد ہے۔ چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے نام نہاد مفسر ہوں۔

سورہ آل عمران۔ آیت 102 تا 103۔ پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک مسلمان یعنی فرمابردار ہی رہنا اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا اور یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نعمت دی جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے تمھارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مسلمان یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دے رہیں ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے اور فرقہ نہ بنایا جائے پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبردار کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یاد کرو جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت دی نعمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے نبیؐ کے زمانے میں فرقوں کی بہتات اور لڑائی کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نعمت یعنی قرآن پاک نازل کیا جس کی وجہ سے جنگ وجدل کی کیفیت ختم ہوگئی سب لوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے حالانکہ قرآن پاک آنے سے پہلے وہ آگ کے کنارے اس طرح تھے جس طرح آج ہم ہیں۔ قرآن پاک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی بات وضاحت سے بیان کرتا ہے آج بھی فرقہ واریت کی وجہ سے ہمارا ملک آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑا ہے اس طرح جب قرآن آیا تو لوگ فساد اور جنگ و جدل کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے اسی طرح جس طرح آج ہم فرقہ واریت کی جنگ کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔

اور سب صراط المستقیم کی تلاش میں فرقوں سے چمٹے ہوئے ہیں حالانکہ یہ قرآن صراط مستقیم ہے اگر ہم آج اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لائے ہوئے سچ یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو ہم آگ میں گرنے سے بچ جائیں گے پھر سے بھائی بھائی بن جائیں گے۔ اگر ہم نے قرآن کو مضبوطی سے نہ پکڑا اور فرقوں پر ہی رہے تو ہم نے آگ میں گرنا ہی ہے۔

سورہ نحل۔ آیات 82 تا 83۔ پارہ 14

پھر اگر وہ پھر جائیں تو آپ ﷺ کا کام واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کے پہچانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں ہمارا دوٹوک حال موجود ہے نبی کریمﷺ نے تو وضاحت سے قرآن پاک پہنچا دیا ہے لوگ جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے نعمت ہے پھر بھی ہم اس کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہم نے فرقوں کی غلامی اختیار کررکھی ہے۔

سورہ انعام۔آیت 154 تا 159۔پارہ نمبر 8

ہم نے موسیٰؑ کو ایسی کتاب دی تاکہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کریں اور اس میں ہر بات کی تفصیل تھی۔ اور رہنما اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پرا یمان لے آئیں۔ اور یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن پاک جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ تم پر رحمت ہو اور یہ کتاب اس لیے نازل کی ہے تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو۔ کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل کی گئی تھی اور ہم ان کے پڑھانے سے بے خبر تھے۔ یا تم یہ کہنے لگو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔

تو بس اب تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلائل ہدایت اور رحمت آچکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں۔ کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کا رب آجائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آجائے جس دن کوئی معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آجائے گا اس وقت ایمان لانا ان کے کسی کام نہیں آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو۔ آپ کہہ دیجیے کہ تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں ان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائیگا کہ وہ کیا کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا دنیا والوں کو دوٹوک جواب ہے کہ جس نے فرقہ بنایا اس کے ساتھ رسولؐ کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اسطرح اللہ تعالیٰ نے رسولؐ اور فرقے والوں کے درمیان جدائی ڈال دی۔ قسمیں کھانے اور چیخنے چلانے سے یہ جدائی ختم نہیں ہوگی ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے وہ ان کے کرتوت ان کو بتائے گا ان آیات میں قرآن پاک نازل کرنے کی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ کہ لوگو اب تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی جواب نہیں ہے۔ جس طرح تورات ان لوگوں کے لیے نعمت تھی۔ اسی طرح یہ قرآن پاک ہمارے لیے ہے۔

سورہ ابراہیم۔آیت 23 تا 29۔پارہ 13

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اپنے رب کی اجازت سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پاک کلام کی مثال بیان کرتا ہے جیسے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور شاخ آسمان میں ہے وہ ہر وقت اپنے رب کے اجازت سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور ناپاک کلام کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جائے تو اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط بات سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی کتاب کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا وہ "دوزخ" میں داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے اپنی باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات جو قرآن پاک میں موجود ہے وہ اس طرح مضبوط بات ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور جڑ زمین میں مضبوط ہے وہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے قرآن پاک کی باتوں پر عمل ہر وقت پھل دیتا ہے جب ہم قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو اپنی مضبوط باتوں سے ثابت قدم رکھتا ہے۔

اور جو گمراہ لوگ ہیں یعنی فرقہ پرست لوگ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو بدل کر کفر کیا ہے اور لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے کہ یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نعمت تھا مگر فرقہ بنانے والے لوگوں نے ہمیں اس سے دور کر دیا۔ وہ ہر بات کا مطلب الٹ بتاتے ہیں جو ان کو نام نہاد مفسر بتاتا ہے ۔اور قرآن پاک کی اصل عبارت پر توجہ نہیں دی جاتی۔

۔وہ کہتے ہیں کہ ہمیں قرآن کی سمجھ نہیں آئے گی۔اور ہمیں تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔اور دوزخ ہماری منتظر ہے۔

سورہ نحل۔آیت 82 تا 89۔پارہ نمبر 14

پھر اگر وہ پھر جائیں تو آپ کا زمہ تو واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہنچانتے ہیں پھر بھی اسکا انکار کرتے ہیں۔اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں اور جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور پھر کفر کرنے والوں یعنی فرقہ پرستوں کو اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کی معذرت قبول کی جائے گی اور جب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا عذاب دیکھیں گے پھر ان سے کم کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی اور جب مشرک اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب یہ ہمارے وہ معبود ہیں۔جنہیں ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے۔پھر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بے شک تم جھوٹے ہو اور وہ لوگ اس دن اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جائیں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔ان سے گم ہو جائیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا ان کو ہم عذاب پر عذاب دیں گے کیونکہ وہ فساد پھیلاتے تھے۔اور اس دن جب ہم ہر ایک امت میں سے ان پر ایک گواہ لائیں گے اور ان پر آپ ؐ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے اس میں ہر بات وضاحت سے بیان کی گئی ہے اور فرمابرداروں کیلئے ہدایت رحمت اور خوش خبری ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں قرآن پاک کو نعمت کہا گیا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک فرمابردار یعنی مسلمان اور ایک نافرمان یعنی کافر یعنی فرقہ پرست کو دکھایا گیا ہے اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرما رہے ہیں کہ جو قرآن پاک سے پھر جاتا ہے۔مگر آپ ؐ کا کام صرف مبین پہنچا دینا ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو پہنچاتے ہیں پھر بھی اس کی نافرمانی کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن جب ہر امت میں سے ان کا رسول کو گواہ کے طور پر لائیں گے۔پھر نافرمانوں کو بولنے کی اجازت نہیں ہوگئی اور نہ ہی ان معذرت کو قبول کیا جائے گا اور جب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا عذاب دیکھیں گے ان سے کم عذاب نہ کیا جائے گا۔اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی اور جب مشرک یعنی فرقہ پرست اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب یہ ہمارے وہ معبود ہیں جنہیں ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے۔پھر ان کو یہ جواب دیں گے کہ بے شک تم جھوٹے ہو اور وہ لوگ اس دن اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جائیں گے۔اور انہیں وہ سب جھوٹی کہانیاں بھول جائیں گے۔جو وہ دنیا میں بناتے تھے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔اور دوسروں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ انہیں اس جرم میں عذاب پر عذاب دیں گے کیونکہ وہ فساد کرتے تھے۔لوگوں کو قرآن سے دور کر کے فساد پیدا کرتے تھے۔حالانکہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت تھی۔اور یہ فرمابرداروں کے لیے ہدایت اور رحمت تھی۔اوور خوش خبری تھی۔ہمیں اپنی اس نعمت سے صرف اور صرف فرقہ پرستوں نے دور کر رکھا ہے۔ایسے لوگوں کو عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔

سورہ البقرہ o150 تا 152 پارہ 2

ان سے نہ ڈرو۔بلکہ مجھ سے ڈرو اور اس لیے کہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کر دوں اور اس لیے کہ تم ہدایت پاؤ۔جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور تمھیں پاک کرتا ہے،اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔اور تمھیں وہ سکھاتا ہے۔جو تم نہیں جانتے تھے۔

بس تم مجھے یاد رکھو۔میں تمھیں یاد رکھوں گا۔اور میرے شکر گزار رہو۔اور میری ناشکری نہ کرو۔

خوتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نعمت کہہ رہے ہیں۔تا کہ اس کے زریعے تم ہدایت پاؤ جس کے لیے رسول ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم دی۔قرآن پاک سکھایا ۔کیا ہم لوگ قرآن سیکھتے ہیں۔کیا رسول ﷺ کا لایا ہوا کلام سمجھتے ہیں۔اس کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔۔یا صرف اطیع الرسول کے نعرے لگاتے ہیں۔اور قرآن سے بے خبر ہیں۔قرآن پاک سیکھا ہی نہیں۔اس قرآن پاک کے زریعے ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیں یاد رکھے گا۔

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 211۔پارہ نمبر 2

اے ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے۔اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ

تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آچکا ہے تو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ بادل کے سائبانوں مین اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آئیں اور تمام باتوں کا فیصلہ ہو جائے اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائیں جائیں گے۔

بنی اسرائیل سے پوچھیے۔ کہ ہم نے انہیں واضح دلائل دیے تھے۔اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا۔تو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہاں آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کو نعمت کہہ رہے ہیں جب انہوں نے واضح دلائل یعنی تورات کو کفر یعنی فرقہ پرستی سے بدل دیا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ٹھہر گئے۔

اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ اسلام میں پورے کے پورے آجاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے کے پورے آجاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چل پڑو وہ تمہارا واضح دشمن ہے۔ اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جبکہ تمہارے پاس قرآن پاک کی واضح تعلیمات آچکی ہیں۔تو ڈگمگانے کا جواز نہیں بنتا۔

خواتین وحضرات!

واضح دلائل قرآن پاک کا صفاتی نام ہے قرآن پاک کے واضح دلائل آنے کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہ کی تو کیا اس انتظار میں ہو کہ اللہ تعالیٰ خود فرشتوں کو ساتھ لے کر سامنے آجائے اور تمام باتوں کا فیصلہ کر دے تمام معاملات آخر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائیں جائیں گے۔اللہ تعالیٰ کی طرمابرداری کا نام اسلام ہے ۔اگر ہم قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔تو اسلام ہی نہیں لائے۔فرقہ پرستوں کی اطاعت شیطان کے قدموں کی اطاعت ہے۔کیونکہ شیطان نے بھی آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے بھی فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔اس طرح فرقہ پرستوں نے شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔

سورہ البقرہ آیت 231 کا دوسرا حصہ پارہ 2

اللہ تعالیٰ کی آیات کو مذاق نہ سمجھو۔اور یاد رکھو۔اللہ تعالیٰ کی نعمت کو۔جو اس نے تم پر کی ہے۔اور وہ جو اس نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔تا کہ تمھیں اس سے نصیحت کرے۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کی خبر ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہیں ہیں۔کہ قرآن پاک کی جو نعمت حکمت بھری کتاب تمھیں دی ہے۔اسے مذاق نہ سمجھو۔بلکہ اس لیے دی ہے۔کہ اس سے نصیحت حاصل کرو

سورہ البقرہ آیت 211 تا 212 پارہ 2

بنی اسرایل سے پوچھیے۔کہ ہم نے ان کو کس قدر واضح دلائل دیے تھے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت مل جانے کے بعد اسے بدل ڈالے۔تو اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے ۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے انہیں دنیا کی زندگی خوبصورت لگتی ہے۔اور وہ ایمان والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے قیامت کے دن اُن سے بالاتر ہوں گے۔اور جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔بے حساب رزق دیتا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہیں ہیں۔بنی اسرایل سے پوچھیے۔کہ ہم نے ان کو کس قدر واضح دلائل دیے تھے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمت مل جانے کے بعد اسے بدل ڈالے۔تو اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔قرآن پاک ہمیں بنی اسرائیل کے بارے میں وضاحت سے بیان کرتا ہے۔اس کو غور سے دیکھیں یعنی ان آیات میں غور کریں ۔پھر اللہ تعالیٰ کفر کرنے والوں کے بارے میں بتاتے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے انہیں دنیا کی زندگی خوبصورت لگتی ہے۔اور وہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے قیامت کے دن اُن سے بالاتر ہوں گے۔اور جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔بے حساب رزق دیتا ہے۔

سورہ والضحیٰ آیت 11 پارہ 30

اور جو آپ کے رب کی نعمت ہے۔اسے بیان کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔کہ آپ کو جو نعمت یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔اسے بیان کریں۔

سورہ فتح آیات 1 تا 2 پارہ 26

بے شک ہم نے آپ ﷺ کو واضح فتح دی ۔تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے ۔اور اپنی نعمت آپ پر پوری کرے ۔اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں ۔بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی ۔تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے ۔اور اپنی نعمت یعنی قرآن پاک آپ پر پوری کرے ۔اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے ۔

فرقان کسے کہتے ہیں ۔(حصہ سوم)

سورہ بنی اسرائیل آیات 81 تا 82 پارہ 15

اور آپ ﷺ کہہ دو ۔کہ سچ آ گیا اور جھوٹ مٹ گیا بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے ۔اور ہم قرآن پاک میں جو کچھ نازل کرتے ہیں ۔وہ ایمان لانے والوں کے لیے رحمت اور شفا ہے ۔مگر ظالموں کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں ۔کہ سچ یعنی کہ قرآن پاک آ گیا ہے ۔اور جھوٹ مٹ گیا ۔ بے شک جھوٹ مٹنے والا ہی ہے ۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔اس قرآن پاک میں جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے ۔وہ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے ۔مگر ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کے کے نقصان میں اضافہ ہی کرتا ہے ۔

سورہ فرقان ۔آیت 1 ۔پارہ نمبر 18

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے غلام پر فرقان نازل کیا یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب نازل کی ۔تا کہ وہ سارے عالم کو خبردار کرنے والا بن جائے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو فرقان کہہ رہے ہیں یعنی یہ کتاب بتاتی ہے کہ کیا جھوٹ ہے اور کیا سچ ہے ۔یہ قیامت تک سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے ہم ہر قسم کے جھوٹ جاننے کیلئے قرآن سے رابطہ کر سکتے ہیں جو کچھ قرآن بیان کرے گا وہ سچ ہوگا ۔قرآن پاک تمام جہاں والوں کیلئے سچ اور جھوٹ میں فرق بیان کرنے کیلئے آیا ہے ۔مگر ہمارا المیہ ہے کہ فرقے والے لوگ اپنی بات کو سچی ثابت کرنے کیلئے قرآن پاک کو جھٹلا دیتے ہیں اور ان فرقوں کی بنیاد ہی اللہ کی نافرمانی پر ہے اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے اور قرآن پاک سے اپنے اختلافات دور کرنے کا حکم دیا ہے ۔مگر کوئی فرقے والا بھی قرآن پاک کے علم کی تائید نہیں کرتا ہے ۔اور سب فرقے بنا کر اللہ کے نافرمان بن کر کفر کر کے شرک کر کے مرتد ہو کر خوش ہیں ۔

سورہ کہف آیات 1 تا 3 پارہ نمبر 15

سب تعریفیں اُس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ۔جس نے اپنے غلام پر کتاب نازل کی ہے ۔اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے ۔یہ ٹھیک سیدھا بتانے والی کتاب ہے ۔تا کہ لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ان ایمان والوں کو جو صالح عمل کرتے ہیں یہ بشارت دے کہ ان کے لیے اچھا اجر ہے ۔

جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ قرآن پاک میں کوئی عیب نہیں ہے ۔یہ ٹھیک سیدھا بتانے والی کتاب ہے ۔مگر نام نہاد مفسر اور فرقہ پرستوں کو قرآن پاک میں عیب نکالتے میں ایک منٹ نہیں لگاتے ۔اور وہ بات بات پر اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیتے ہیں ۔اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی نہیں ڈرتے ۔ایمان والے بشارت سن لیں یعنی اعمال صالح کرنے والے سن لیں ۔صالح اُن اعمال کا نام ہے ۔جو قرآن پاک کے عین مطابق ہوں ۔ان کے لیے بہترین اجر ہے ۔اور یہ اجر کبھی ختم نہیں ہوگا ۔ایمان کا مطلب ہے قرآن یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا ۔

سورہ البقرہ آیت 158 کا پہلا حصہ پارہ 2

رمضان وہ مہینہ ہے۔ جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو تمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔ اور اس میں ہدایت اور سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ قرآن پاک میں سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل موجود ہیں۔ قرآن پاک واضح دلائل کا مجموعہ ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو فرقان کہا۔ نہ کہ نام نہاد مفسروں کو فرقان کہا اور نہ ہمارے اماموں کو فرقان کہا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا رکھا ہے۔ اور اپنے اماموں اور نام نہاد مفسروں اور فرقوں کو فرقان بنالیا ہے۔

سورہ انبیاء آیات 48 تا 50 پارہ نمبر 17

اور بلا شبہ ہم نے موسیٰ اور ہارون کو جو کتاب (تورات) دی تھی۔ وہ فرقان تھی اور ایسے پرہیز گاروں کے لیے روشنی اور نصیحت تھی۔ جو اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور وہ روزِ قیامت سے ڈرتے ہیں اور یہ (قرآن) بھی ایسی ہی بابرکت نصیحت ہے۔ جسے ہم نے نازل کیا ہے پھر کیا تم اس کے منکر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ تورات سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی تھی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کو فرقان کہہ رہے ہیں۔ تورات پرہیز گاروں کے لیے روشنی اور نصیحت تھی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کررہے ہیں۔ کہ وہ بھی تورات کی طرح نصیحت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا تم اس نصیحت کے منکر ہو یعنی نافرمان ہو۔

سورہ البقرہ آیت 53 پارہ 1

اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان دی۔ تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ تورات سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی تھی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کو فرقان کہہ رہے ہیں۔ تورات وہ کتاب ہے۔ جو موسیٰؑ کو دی گئی۔

سورہ النحل۔ آیات 63 تا 64۔ پارہ 14

اللہ کی قسم بیشک آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں۔ پھر شیطان نے اُن کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے۔ پس وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے۔ تاکہ آپ ان پر واضح کر دیں۔ جس بات میں انہوں نے اختلاف کیا ہے۔ اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے واضح کردیں۔ یعنی ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں۔ جس میں یہ پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے

مگر لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنا رکھا ہے

خواتین وحضرات!

کیا یہ انسان کی عادت ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی بنالیتا ہے۔

حالانکہ یہ قرآن پاک لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آیا ہے۔ لوگوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے ان پر کھولنے کے لیے آیا ہے۔ مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور اس طرح یہ لوگ دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے قرآن پاک کی سچائی میں ہی اختلاف کرلیے۔

سورہ انعام۔ آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسول کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا۔ کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔ یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔ اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

یہ فیصلہ کون کرے گا کہ مسلمان کسے کہتے ہیں۔ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول ﷺ قرآن پاک کے زریعے کریں گے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ جو قیامت تک کے لیے ہم کو سیدھا راستہ دکھانے آئی ہے۔ اس قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے فرقان کے نام سے پکارا ہے۔ یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔ یہ کتاب قیامت تک جھوٹ اور سچ میں فرق کریگی۔ اور ہمارے اختلافات کو دور کرے گی۔ جو کچھ اس میں لکھا ہوگا۔ وہی سچ ہوگا۔ لہذا اب قیامت تک نہ کوئی کتاب دوسری آئے گی۔ اور نہ رسول آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کا یہ پیغام قرآن پاک قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ نمل۔ آیات 76 تا 81۔ پارہ 20

بے شک یہ قرآن اسرائیل کی اولاد پر ان باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں اور یہ قرآن بلاشبہ ایمان والوں کے لیے رحمت اور ہدایت ہے بے شک آپ کا رب ان کے درمیان اپنے اپنے حکم سے فیصلہ کردے گا اور وہ زبردست اور علم والا ہے۔

بس آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں بے شک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور نہ آپ اندھوں کو بھٹکنے سے بچا کر سیدھا راستہ بتا سکتے ہیں آپ تو صرف ان لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ اور پھر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ یہ قرآن اسرائیل کی اولاد کے اختلاف کی وضاحت کرتا ہے۔ اور جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی جو اس کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان کیلئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اختلاف کرنے والوں کے درمیان قیامت والے دن فیصلہ کردے گا کیونکہ وہ بڑا زبردست اور علم والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ سے فرماتے کہ آپ واضح طور پر سچائی پر ہیں۔ یعنی قرآن پر ہیں آپؐ نہ تو مرے ہوئے لوگوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہرے لوگوں کو جو مڑ کر دیکھنا بھی نہ گوارہ کریں کہ شاید ہمارا فائدہ ہی ہو۔ اور نہ اندھوں کو راستہ بتا کر بھٹکنے سے بچا سکتے ہیں۔ آپ ﷺ تو صرف اسے سنا سکتے ہیں۔ جو قرآن پر ایمان لاتے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اور پھر فرمابردار بن جاتے ہیں یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔ کیا ہم قرآن کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ یا نافرمان یعنی کافر۔ مسلم کہتے ہیں فرمانبردار کو۔ ہم مسلمان ہیں یا کافر ذرا سوچیے؟

سورہ انعام۔ آیت 163 تا 165۔ پارہ نمبر 8

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں خود سب سے پہلے فرمابردار بنوں کہہ دیجئے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا میں کوئی اور پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور جو شخص جو عمل کرتا ہے وہ اس کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے پس وہ تمہیں بتادے گا جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض درجوں میں فوقیت دی تا کہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے بے شک تمہارا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریمؐ فرما رہے ہیں کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا پروردگار تلاش کروں نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن کر رہوں۔

خواتین وحضرات

کیا ہم صرف اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا اپنے فرقوں کی؟

خواتین وحضرات!

فرمابردار کہتے ہیں مسلمان کو۔کیا ہم قرآن پاک کی فرمابرداری کرر ہے ہیں ہم سب کوقرآن پاک کی انفردی طور پرفرمابرداری کاحکم ہے ہم نے لوگوں کے پیچھے نہیں چلناہے ہم نے اللہ اوراس کے رسول پیچھے چلنا ہے۔جولوگ قرآن پاک میں اختلافات کریں گےاورفرقے بنائیں گے جب ہم اللہ تعالیٰ کی طرف جائیں گے۔تو وہ ہمیں سب کچھ بتا چکے ہیں یعنی یہی قرآن اللہ تعالیٰ لوگوں کوقیامت والے دن بھی دکھائیں گے کہ کیامیں نے یہ حکم دیا تھااور ہرکوئی اپنابوجھ اٹھائے گا۔

سورہ البقرہ۔آیات 174 تا 176۔پارہ 2

جولوگ ان باتوں کو چھپاتے ہیں جواللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اوراس کام کے بدلے میں تھوڑا سادنیاوی فائدہ اٹھالیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھررہے ہیں قیامت کےدن اللہ تعالیٰ نہ توان سے کلام کرے گااور نہ ان کو پاک کرے گااورانہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنھوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خریدلی یہ لوگ دوزخ کی آگ پرکتناصبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ کے مطابق نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیاوہ ضدمیں دورجاپہنچے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جولوگ اس کواپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ توان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے گناہ دورنہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھررہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خریدلی اوراس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہوجاتی تھی مگرانہوں نے عذاب خریدلیاان لوگوں نے جہنم کی آگ پرصبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہواہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کوسچ کے مطابق نازل کیا تھامگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کیاوہ ضدمیں بہت دور چلے گئے ہیں

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 211۔پارہ نمبر 2

اے ایمان والواسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤاور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کروہ وہ یقیناً تمہارا کھلادشمن ہے۔اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آچکا ہے تو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ بادل کے سائبانوں میں اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے آئیں اورتمام باتوں کافیصلہ ہوجائے اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائیں جائیں گے۔

بنی اسرائیل سے پوچھیے۔کہ ہم نے انہیں واضح دلائل دیے تھے۔اور جواللہ تعالیٰ کی نعمت کوکفر سے بدل ڈالے۔تواللہ تعالیٰ سزادینے میں بڑاسخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کونعمت کہہ رہے ہیں جب انہوں نے واضح دلائل یعنی تورات کونافرمانی سے بدل دیا تواللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ٹھہر گئے۔

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ اسلام میں پورے کے پورے آجاؤیعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے کے پورے آجاؤاور شیطان کے پیچھے نہ چل پڑووہ تمہاراواضح دشمن ہے۔اس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جبکہ تمہارے پاس قرآن پاک کی واضح تعلیمات آچکی ہیں۔تو ڈگمگانے کا جوازنہیں بنتا۔

خواتین وحضرات!

واضح دلائل قرآن پاک کاصفاتی نام ہے قرآن پاک کے واضح دلائل آنے کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے اوراللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہ کی تو کیااس انتظار میں ہو کہ اللہ تعالیٰ خودفرشتوں کوساتھ لے کرسامنے آجائے اورتمام باتوں کافیصلہ کردے تمام معاملات آخراللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائیں جائیں گے۔

احاطہ کتاب

آپ نے دیکھا۔کہ شرع کامطلب ہے فرقے نہ بنانا۔ایک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانااورایک اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا۔یہی وحی پہلے رسولوں کی طرف بھی نازل ہوئی۔

جب ایک اللہ تعالیٰ کو لوگوں نے قبول کر لیا۔ پھر کوئی جواز نہیں بنتا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کیا جائے پھر اگر فرقہ پرست اس کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔یعنی فرقہ پرست وہ لوگ ہیں۔جن کا سورہ فاتحہ میں ذکر کیا گیا ہے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ان کے مقابلے میں میری کتاب دیکھیں ۔اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والوں کا مقام۔

نعمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔اسلام یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری ہمارے لیے نعمت ہے اور فرقہ پرستی ایک مصیبت ہے ایک لعنت ہے۔جسے ہم گلے میں لٹکائے پھر رہے ہیں۔اس کی وجہ سے ہم اسلام سے نکل گئے۔فرقہ پرستی کے اس طوق کو گلے سے اُتاریے اور ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن جائیں۔یعنی اسلام لے آئیں یعنی مسلم بن جائیں۔

۔قرآن پاک قیامت تک جھوٹ اور سچ میں فرق کریگا۔جس بات کو سچ کہے گا۔وہی سچ ہوگی اور جس بات کو جھوٹ کہے گا وہ جھوٹی ہوگی۔جس کو کافر کہے گا وہی کافر ہوگا۔اور جس کو مسلم بتائے گا وہی مسلم ہوگا۔جس کو مرتد بتائیگا وہی مرتد ہوگا۔قیامت والے دن بھی اسی دین کے مطابق فیصلے ہوں گے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ فاتحہ میں کہتے ہیں۔وہ دین کے دن کا مالک ہے۔قیامت والے دن قرآن پاک میں بتائے ہوئے دین کے مطابق اللہ تعالیٰ فیصلے کرے گا۔ قرآن پاک صرف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کے علاوہ کوئی کلام اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے اگر کوئی اللہ تعالیٰ پر بات بنائیگا۔اگر وہ قرآن پاک میں موجود نہیں ہوگی تو یہ اللہ تعالیٰ پر بہتان ہوگا۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

کیا وہ انسان جو علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اندھا ہے۔بے شک عقل مند ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم اندھے ہیں۔یا قرآن پاک کے سچ کی قدر کرنے والے ہیں۔قرآن پاک کا علم رکھنے والے ہیں۔

قرآن پاک ہماری وہ کتاب ہے۔جس کی رہنمائی کرنے والے رسول ﷺ ہیں۔اور معلم اللہ تعالیٰ ہیں اور جو اس کتاب سے علم حاصل کرے گا۔یعنی جس کے پاس اس کتاب کا علم ہوگا اس کی گواہی کو رسول ﷺ کے لیے تسلیم کیا جائیگا۔میں نے جن باتوں کا زکر کیا ہے اس کو میں قرآن پاک سے ثابت کرنا چاہوں گی۔

قرآن پاک کا سب سے بڑا اصول ہے۔

۔سورہ نساء۔آیت 59۔پارہ 5

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور حکومت والوں کی پھر اگر کسی بات میں اختلاف ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی تمہارے لیے بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور حکومت والوں کی۔

خواتین وحضرات!

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا مطلب ہے قرآن پاک کی اطاعت کرنا

اور حکومت والوں کی اطاعت کا مطلب ہے ملک میں موجود حکمرانوں کی اطاعت کرنا۔اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اگر کسی بات میں اختلاف ہو تنازعہ پیدا ہو تو قرآن پاک سے حل کرنے کی کوشش کرو۔یہی تمہارے لیے بہتر ہے اور اسی کا انجام اچھا ہے۔

جن فرقہ پرستوں کو لوگوں نے فتووں کے لیے منتخب کر رکھا ہے۔یعنی فرقہ پرست مفسر۔قرآن پاک کہتا ہے کہ ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور قرآن پاک میں ان کو کافر مشرک مرتد ظالم گمراہ ناکام ہونے والا اور جہنمی کہا گیا ہے اور اللہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا دشمن ہے۔یہ ہمارے اولی الامر نہیں ہیں۔جو ان کو اپنا اولی الامر بنائے گا۔اُس کا انجام بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔

جس کے پاس اس قرآن پاک کا علم ہوگا اس کی گواہی کو رسول ﷺ کے لیے قبول کیا جائے گا۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالی کے رسول نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالی کی گواہی کافی ہے۔ اور اُس کی گواہی کافی ہے۔ جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نبی ﷺ کی گواہی کے لیے اس انسان کا انتخاب کررہے ہیں۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔ جو مختلف فرقوں پر تھے۔ ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔

گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپؐ بے شک اللہ تعالی کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالی جانتا ہے۔ کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہوگئے۔ تو اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالی نے منافق کہا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوگئے۔ یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کیا۔ مگر بعد میں کافر ہوگئے۔ یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کرلیا۔ اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔ اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔ جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔